ہفتہ وار رسالہ: 265
WEEKLY BOOKLET: 265

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

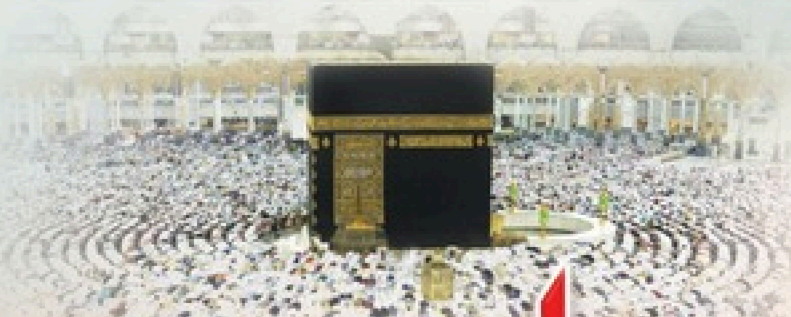

نماز سے مدد کی تین حکایات

صفحات 17

نماز کی برکت سے چشمہ جاری ہوگیا 02
جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفا 04
ہمارے پیارے نبی کی آخری وصیت 08
خوبصورت اور چمکتے چہروں والے 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ مضمون کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ 23 تا 38 سے لیا گیا ہے۔)

نماز سے مدد کی تین حکایات

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: "مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔" (سنن نسائی، ص220، حدیث: 1281)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُصیبت میں نماز سے مدد چاہنے کی تین حکایات

﴿1﴾ بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا (حکایت)

حضرت ابُو الحَسَن سَرِی سَقَطِی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں آپ کی پڑوسن نے حاضر ہو کر عرض کی: اے ابُو الحسن! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم! میرے بیٹے کی سفارش فرما دیجئے یا کسی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ پڑوسن کی فریاد سن کر آپ کھڑے ہو کر خُشوع و خُضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: اے ابُو الحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے! آپ نماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: "اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا مُعاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں۔" ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادِمہ آئی اور کہنے لگی: بی بی جی! گھر چلئے! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔ یہ سن کر وہ پڑوسن بہت خوش ہوئی اور آپ کو دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے رخصت ہو گئی۔ (عیون الحکایات، (اردو)، 1/266) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن

www.dawateislami.net

کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

قیدیو! چاہو براءت، تم پڑھو دل سے نماز　　دور ہو جائے گی آفت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ موسلا دھار بارِش ہوئی۔۔۔ کیسے؟ (حکایت)

خادمِ نبی حضرتِ اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ کے باغبان (یعنی مالی) نے ایک بار حاضر ہو کر شدید قَحط سالی (یعنی بارشیں نہ ہونے) کی شکایت کی۔ آپ نے وُضو کیا اور نماز پڑھی پھر فرمایا: اے باغبان! آسمان کی طرف دیکھ! کیا تجھے کچھ نظر آرہا ہے؟ اُس نے عرض کی: حضور! مجھے تو آسمان میں کچھ بھی نظر نہیں آرہا! آپ نے دوبارہ نماز پڑھ کر یہی سوال فرمایا اور باغبان نے وُہی جواب دیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار نماز پڑھ کر وہی سُوال کیا تو باغبان نے جواب دیا: ایک پرندے کے پَر کے برابر بدلی کا ٹکڑا نظر آرہا ہے۔ آپ نماز و دُعا میں برابر مشغول رہے یہاں تک کہ آسمان میں ہر طرف اَبر (یعنی بادَل) چھا گیا اور مُوسلا دھار بارش ہوئی۔ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہُ عنہ نے باغبان کو حکم دیا: گھوڑے پر سوار ہو کر دیکھو کہ بارش کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھا اور آکر کہا کہ یہ بارش ''مُسَیَّرِیْن'' اور ''غَضْبَان'' کے محلوں سے آگے نہیں بڑھی۔ (کرامات صحابہ، ص195) (طبقات ابن سعد، 15/7) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ابرِ رحمت جھوم کر برسے گا ہو جائے گی دور　　قحط سالی کی مصیبت تُم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ چشمہ جاری ہو گیا (حکایت)

حضرت عُقبہ بن نافع فِہرِی رحمۃُ اللہِ علیہ کا لشکر افریقہ کے جہادوں میں ایک بار کسی

www.dawateislami.net

ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں پانی کا دُور دُور تک نام و نشان نہیں تھا، اور اسلامی لشکر شدّتِ پیاس سے بے تاب ہو گیا۔ حضرتِ عُقبہ بن نافع فِہری رحمۃُ اللہِ علیہ نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے، ابھی دُعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ آپ کا گھوڑا اپنے سُم (یعنی پاؤں) سے زمین کُریدنے لگا۔ آپ نے اُٹھ کر دیکھا تو مٹی ہَٹ چکی تھی اور ایک پتھر نظر آ رہا تھا! آپ نے جیسے ہی پتّھر ہٹایا ایک دم اُس کے نیچے سے پانی کا چشمہ اُبلنے لگا اور اِس قدر پانی نکلا کہ سارا لشکر سیر اب ہو گیا، تمام جانوروں نے بھی خوب پانی پیا اور لشکریوں نے اپنی اپنی مشکوں میں بھی بھر لیا، پھر اس چشمے کو بہتا چھوڑ کر لشکر آگے روانہ ہو گیا۔ (الکامل فی التاریخ، 3/451) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

قطرۂ بے آب ہو، بے چین ہو بے تاب ہو پیاس کی ہو دور شدّت، تم پڑھو دل سے نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ!

اے عاشقانِ نماز! جب کوئی مصیبت آجائے یا بلا نازل ہو یا کوئی نازُک مُعاملہ درپیش ہو تو فوراً نماز کا سہارا لے لینا چاہیے، ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اہم مُعاملہ پیش آنے پر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے کیونکہ نماز تمام اَذکار و دعاؤں کی جامِع (یعنی پورا کرنے والی) ہے، اس کی بَرَکت سے رَنج و غم سے راحت ملتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ بِلال رضی اللہُ عنہ سے فرماتے: ”اے بِلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ“ (معجم کبیر، 6/277، حدیث: 6215) (یعنی اے بلال! اذان دو تاکہ ہم نماز میں مشغول ہوں اور ہمیں راحت ملے)۔ حضرتِ عبدُ اللہ بن مَسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب تم آسمان سے کوئی (گڑگڑاہٹ وغیرہ کی ڈراؤنی) آواز سنو تو نماز کی طرف متوجِّہ ہو جاؤ۔ (شرح البخاری لابن بطال،

www.dawateislami.net

"مَبْسُوط" میں ہے: جب تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا شدید ہوائیں چلنے لگیں تو اُس وقت نماز پڑھنا بہتر ہے، حضرتِ عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ بصرہ میں زلزلہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ (مرقاۃ المفاتیح، 3/598) (26/3

دو رَکْعت نَماز مُستَحَب ہونے کے بعض مَواقع

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینھ (یعنی بارش) برسے یا بکثرت اَولے (Hail) پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دَہشت ناک اَمْر (یعنی خوفناک مُعاملہ) پایا جائے ان سب کے لیے دو رَکعت نماز مُستحب ہے۔ (عالمگیری، 1/153) (بہارِ شریعت، 1/788)

تحریر کے دَوران جب زلزلہ آیا! (حکایت)

امام فخرُ الدّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آج صبح پہلی محرّمُ الحرام 602 ہجری کو میں اس کتاب (یعنی تفسیرِ کبیر) کے اَوراق (Pages) لکھ رہا تھا کہ اچانک زلزلے کے جھٹکے آئے اور زور دار آواز آئی! میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ چیخ چیخ کر اور گِڑ گِڑا کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ پھر جب زمین پُرسکون ہو گئی، خوش گوار ہوا چلنے لگی اور حالات معمول پر آ گئے تو لوگ پھر اپنی حرکتوں کی طرف لوٹ گئے اور اسی طرح فُضول اور بے ہُودہ کاموں میں مشغول ہو گئے اور بھول گئے کہ ابھی وہ تھوڑی دیر پہلے چیخ پُکار کر رہے تھے، اللہ پاک کے نام کی دُہائی دے رہے تھے اور اس سے گِڑ گِڑا کر دعائیں کر رہے تھے۔ (تفسیر کبیر، 7/223)

بندہ مصیبت میں رب کو پکارتا اور۔۔۔

پارہ 23 سُورَۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ

ترجَمہ کنز الایمان : اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا، پھر جب اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا۔

نیز پارہ 11 سُورَۃُ یُونس کی آیت 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗؕ

ترجَمہ کنز الایمان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے، پھر جب ہم اُس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ انسان بَلا کے وقت بہت ہی بے صَبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشُکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دُور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالتِ سابِقہ (یعنی پچھلی حالت) کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافِل کا ہے، مومنِ عاقِل (یعنی عقل مند مسلمان) کا حال اس کے خلاف ہے، وہ مصیبت و بَلا پر صَبْر کرتا ہے، راحت و آسائش میں شُکْر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جُملہ اَحوال (یعنی تمام حالتوں) میں اللہ پاک کے حُضور تَضَرُّع و زاری (یعنی روتا گڑگڑاتا) اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومِنوں میں بھی

www.dawateislami.net

مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مُصیبت وبَلا آتی ہے اس پر صَبْر کرتے ہیں، قضاءِ الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع اَحوال پر (یعنی تمام حالتوں میں) شکر کرتے ہیں۔ (خزائن العرفان، ص393)

وُضو و نَماز بیماریوں سے بچاتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں جس طرح مصیبتوں کا علاج ہے اِسی طرح اِس میں بیماریوں کا بھی علاج ہے، خود طبیبوں کو اِعتراف ہے کہ وُضو کرنے والا شخص دماغی اَمراض میں بہت کم مُبتلا ہوتا ہے، نمازی جُنون (یعنی پاگل پن) اور تِلّی (Spleen) کی بیماریوں سے اکثر محفوظ رہتا ہے، نماز پڑھنے کے لیے دن میں کئی بار وُضو کرنے سے اعضاء دُھلتے رہتے ہیں اور نمازی کپڑے بھی پاک صاف رکھتا ہے، اس لیے گندگیوں اور ناپاکیوں سے حفاظت رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ گندگی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔

نَماز میں شِفا ہے

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں دَرد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآءً۔ یعنی ”اُٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شِفا ہے۔“ (ابن ماجہ، 4/98، حدیث: 3458)

حق سے دلوائے گی صحت، تم پڑھو دل سے نماز
بے عدد اَمراض سے محفوظ رکھے گی تمہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نماز سے ملنے والی جسمانی وروحانی بیماریوں سے شفا وغیرہ کے متعلّق 21 مَدَنی پھول

(ابتدائی 6 مدنی پھول ”ابن ماجہ حاشیہ سندھی“ جلد4 صفحہ 98 سے
اور بقیہ ”فیض القدیر“ جلد4 صفحہ 689 سے پیش کئے گئے ہیں)

www.dawateislami.net

﴿1﴾ نماز دل، مِعدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شِفا دیتی ہے ﴿2﴾ نماز دَرد و غم کا احساس بُھلا دیتی یا کم کر دیتی ہے ﴿3﴾ نماز میں بہترین ورزش ہے کہ اس کے قیام میں، رکوع اور سجدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑ (Joints) حرکت کرتے ہیں ﴿4﴾ نزلہ زُکام کے مریض کیلئے طویل (یعنی لمبا) سجدہ نہایت مفید ہے ﴿5﴾ سجدے سے بند ناک کُھلتی ہے ﴿6﴾ آنتوں میں جمع ہونے والے غیر ضروری مَواد کو حرکت دے کر نکالنے میں سجدہ کافی مدد گار ثابت ہوتا ہے ﴿7﴾ نماز سے ذِہن صاف ہوتا اور غصّے کی آگ بُجھ جاتی ہے ﴿8﴾ نماز رزق لاتی ﴿9﴾ صحت کی حفاظت کرتی ﴿10﴾ اَذِیّت (یعنی تکلیف) دور کرتی ﴿11﴾ بیماری بھگاتی ﴿12﴾ دل کی قُوّت بڑھاتی ﴿13﴾ فرحت (یعنی خوشی) کا سامان بنتی ﴿14﴾ سُستی دور کرتی ﴿15﴾ شرحِ صَدْر کرتی یعنی سینہ کھولتی ﴿16﴾ روح کو غذا فراہم کرتی ﴿17﴾ دل مُنوّر (یعنی روشن) کرتی ﴿18﴾ چہرہ چمکاتی ﴿19﴾ برکت لاتی ﴿20﴾ خدائے رحمٰن سے قریب پہنچاتی اور ﴿21﴾ شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔ (یہ فوائد اُسی صورت میں حاصِل ہوسکتے ہیں جب نماز اطمینان سے دُرست طریقے پر ادا کی جائے)

دل میں داخِل ہو مَسرّت، تم پڑھو دل سے نماز   دور ہوں بیماریاں بے کاریاں ناکامیاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

کس نبی نے کون سی نماز ادا فرمائی

بعض انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام نے مختلف اوقات کی نمازیں جُدا جُدا مَواقع پر ادا فرمائیں۔ اللہ پاک نے اپنے ان پیاروں کی پیاری پیاری اداؤں کو ہم غلامانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر فرض کر دیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے چند روایات بیان کرنے کے بعد جس روایت کو بہتر قرار دیا اُس کے مطابق نمازِ فَجْر حضرت آدم، نمازِ ظُہر حضرتِ داؤد، نمازِ عَصْر حضرت سلیمان، نمازِ مغرب حضرتِ یعقوب اور نمازِ عشا حضرت یُونُس علیہمُ

www.dawateislami.net

السّلام نے سب سے پہلے ادا فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ 5/43 تا 73 ملخصا)

صبح ہونے کا شکرانہ

"فتاوٰی شامی" میں ہے: حضرت آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام نے صبح ہونے کے شکریہ میں دو رَکعتیں سب سے پہلے ادا کیں تو یہ نمازِ فجر ہو گئی۔ (ردالمحتار، 2/16) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے جنّت میں اُجالا ہی اُجالا، نور ہی نور ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنے مبارک قدموں سے زمین کو نوازا تو شَب دیکھی اور پھر صبح آئی تو خوش ہو گئے اور شُکرانے میں نمازِ فجر ادا کی۔

پانچوں نمازیں اُمّتِ مصطفٰے کو دی گئیں

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اور اُمّتوں کو نمازِ پنج گانہ (یعنی پانچ وقت کی نمازیں) نہیں ملیں یہ اِس اُمّت کی خُصوصِیَّت ہے (یعنی اُمّتِ مصطفٰے کو ملی ہیں)۔ ہاں یہ نمازیں علٰیحدہ علٰیحدہ اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام نے ادا کیں۔ (شانِ حبیب الرحمن، ص125)

نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھو

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مرضِ وِصال (یعنی جس بیماری میں ظاہری وفات شریف ہوئی اُس) میں فرماتے تھے: "نماز کو پابندی سے ادا کرتے رہو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔" (ابن ماجہ، 2/282، حدیث: 1625)

مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آخری وَصیَّت

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نماز کی پابندی و حفاظت کرو مرتے دم تک نہ چھوڑو۔ معلوم ہوا کہ نماز بڑا ہی اہم فَریضہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خُصوصیت سے اس کی وصیّت فرمائی، سعادت مَند اَولاد باپ کی وصیّت سختی سے پوری کرتی ہے۔ سعادت مند اُمَّتی وہ ہے جو حضور صلی اللہ

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم کی اس وصیّت پر سختی سے پابندی کرے، اللہ پاک توفیق دے۔
(مراٰۃ المناجیح،5/166 مختصرا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نماز جنّت کی چابی (Key) ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنّت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وُضو۔ (ترمذی،1/85،حدیث:4)

جنّت کے دَرَجات کی چابی

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جنّت کے دَرَجات (Ranks) کی چابی نماز ہے لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ جنّت کی چابی کلمۂ طیبہ ہے کہ (اس سے مراد) وہاں نفسِ جنّت (یعنی خود جنت ہی) کی چابی مراد ہے۔ اگرچہ نماز کی شرائط بہت ہیں، وقت، قبلے کو منہ ہونا وغیرہ، لیکن طہارت بہت اہم ہے اِس لیے اسے نماز کی چابی فرمایا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح،1/240) حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جس طرح دروازہ چابی (Key) کے بغیر نہیں کھل سکتا، اسی طرح جنت کا دروازہ بھی نماز کے بغیر نہ کھلے گا، اس لیے نماز کو ”ایمان“ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔“
(اشعۃ اللمعات (اردو)،1/542)

چابی کے دندانے

تابعی بزرگ حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ سے پوچھا گیا: کیا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ جنت کی چابی نہیں؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے دَندانے (Teeth) ہوتے ہیں، اگر تم دندانے والی چابی لائے تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ (بخاری،1/419) صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے جب (تابعی بُزُرگ) حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ

www.dawateislami.net

بات ذِکر کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وَہب نے سچ کہا، کیا میں تمہیں ان دندانوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کیا ہیں؟ پھر آپ نے نماز، زکوۃ اور اَحکامِ اسلام بیان فرمائے۔ (الروض الانف، 4/391) "عُمدۃُ القاری" میں ہے: اس (یعنی جنّت کی) چابی کے دندانے فرائض و واجبات کا ادا کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے۔ (عمدۃ القاری، 6/4 ملخصا)

ہر مسلمان جنّتی ہے

اے عاشقانِ رسول! اگر کسی نے فرائض و واجبات میں کوتاہی (یعنی کمی) کی اور گناہوں سے نہ بچا مگر ایمان کے ساتھ اِس دنیا سے رخصت ہونے میں کامیاب ہو گیا تو وہ جنّت میں ضرور داخل ہو گا۔ اللہ چاہے تو اپنی رحمت سے بے حساب ہی جنّت میں داخل فرمادے اور اگر مَعَاذَ اللہ گناہوں کے سبب عذاب فرمائے تو بالآخر جنّت عِنایت فرمادے گا۔ مگر ہم جہنّم سے پناہ مانگتے ہیں، خدا کی قسم! ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی کوئی جہنّم کا عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا ۔۔۔ عذابِ نار سے عطّار کو بچا یارب
(وسائلِ بخشش، ص77)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

وُضو میں کی جانے والی بعض غلطیاں

نیز حدیثِ پاک کے حصے "نماز کی چابی وُضو ہے" سے وضو کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وضو توجُّہ سے کرنا چاہئے تاکہ اِس کا کوئی فرض بلکہ سنّت بھی نہ رہ جائے۔ دیکھئے نا! اگر کوئی صرف 250 گرام دودھ بھی گرم کرنے کے لیے چولہے پر رکھتا ہے تو چوکنّا رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے غفلت کی تو دودھ اُبل کر ضائع ہو سکتا ہے۔ معمولی

www.dawateislami.net

سے نقصان سے بچنے کے لیے تو انسان برابر دھیان رکھتا ہے مگر افسوس! آج کل جلد بازی اور غفلت کے سبب، اکثر لوگ وُضو کی سنّتوں کا کوئی خیال نہیں رکھتے بلکہ بعض اوقات تو فرائض کی بھی پروا نہیں کرتے! مثال کے طور پر کُلّی میں منہ کے تمام اندرونی حصوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں وغیرہ میں پانی پہنچ جائے اور ناک میں پانی چڑھانے میں نرم بانسے (یعنی نرم ہڈی) تک پہنچ جائے۔ وضو میں اس طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سُنّتِ مؤکَّدہ اور غسل میں فرض ہے لیکن اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ کلی میں جلدی جلدی تین بار پچ پچ کر لیتے ہیں یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا لیتے ہیں۔ وضو میں ایک آدھ بار ایسا کرنا بُرا اور اِس کی عادت بنانا گناہ ہے۔ اور اگر غسل میں ایسا کیا تو غسل ہوا ہی نہیں۔ یونہی دونوں ہاتھ کُہنیوں تک اس طرح دھونے چاہئیں کہ پانی کی دھار کُہنی تک برابر بہتی چلی جائے لیکن ایک تعداد ایسی بھی ہے جو چُلّو میں پانی لے کر پہنچے (یعنی کلائی) سے تینوں بار چھوڑ دیتی ہے، اس طرح دھونے سے کُہنی بلکہ کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا اِمکان رہتا ہے، یونہی یہ لحاظ بھی ضَروری ہے کہ ایک رُونگٹا بھی (یعنی وہ چھوٹے چھوٹے نرم بال جو انسان کے بدن پر ہوتے ہیں وہ بھی) خشک نہ رہے، اگر پانی کسی بال کی جَڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور بالائی (یعنی بال کا اوپری) حصہ خشک رہ گیا تو وُضو نہ ہو گا۔ غور کیجئے وضو کی بے احتیاطیاں کتنے بڑے اُخروی نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ وضو کی ضروری معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''نماز کے اَحکام'' میں شامل رسالہ ''وُضو کا طریقہ'' ضرور پڑھیے۔

اگر ایک اسلامی بھائی بھی کوشش کرے تو.......

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وضو، غسل و نماز کا دُرُست طریقہ سیکھنے اور دنیا و آخرت کی بہت ساری بھلائیاں سمیٹنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

www.dawateislami.net

آپ کی ترغیب کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی جاتی ہے: ڈیرہ اسماعیل خان میں مُقیم ایک شخص نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ علمِ دین سے دوری کی وجہ سے گناہوں میں گزار دیا۔ ایک دن قریبی گاؤں کے رہائشی ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی اُن کے گاؤں میں تشریف لائے اُنہوں نے بعدِ عصر عَلاقائی دورہ کیا، نمازِ مغرب کے بعد سُنّتوں بھرا بیان کیا اور بیان کے آخر میں انہوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ اُس اسلامی بھائی نے اِجتماع میں شرکت کی نیّت تو کرلی لیکن دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز گاؤں سے کافی دور ہونے کی وجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہوسکے۔ اگلے ہفتے وہی اسلامی بھائی پھر تشریف لائے، علاقائی دورہ کیا اور بعدِ مغرب سنّتوں بھرا بیان کیا اسی طرح ایک ماہ گزر گیا لیکن وہ اِجتماع میں شرکت نہ کرسکے۔ تیسری بار وہی اسلامی بھائی مَدَنی قافلے کے ہمراہ گاؤں میں تشریف لائے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیار کرلیا۔ اِس مرتبہ وہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذکر و دعا کی، دورانِ دعا گریہ وزاری کے رِقّت انگیز مَناظِر دیکھ کر انہیں بھی رونا آگیا۔ اِجتماع کی بَرَکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں اور انہوں نے یہ عَزمِ مُصَمَّم کرلیا کہ اِن شاءَ اللہ میں مدنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔ اگلے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں وہ اکیلے ہی پہنچ گئے اور اجتماع کے اگلے ہی روز مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے ان کی نماز، وضو، غسل میں پائی جانے والی غَلَطیاں دور ہوئیں اور انہوں نے کئی دعائیں بھی سیکھ لیں۔ انہوں نے گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ جب مَدَنی قافلے سے گھر پلٹے تو سر پر عِمامے کا تاج جگمگا رہا تھا یہ سب دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ اس کے اندر یہ

www.dawateislami.net

تبدیلی کیسے آگئی؟ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ہمّت کر کے مسجد میں "فیضانِ سنّت" کا درس بھی شروع کر دیا، درسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے مزید تین اسلامی بھائیوں نے عمامہ شریف کا تاج سجالیا، اس کے بعد وہ تمام باقاعدگی سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگے اور رفتہ رفتہ ان کے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کی مَدَنی بہار آگئی۔

آؤ مدنی قافِلے میں ہم کریں مل کر سفر سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِن شاءَ اللہ سَربَسَر

(وسائلِ بخشش، ص635)

نَماز نور ہے

حضرت ابو مالک اَشْعَرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ۔ یعنی نماز نور ہے۔ (مسلم، ص140، حدیث:223)

نَماز کے "نور" ہونے کا مطلب

حضرت امام ابوزَکریا یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ نماز کے نور ہونے کی وَضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ❀ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس طرح نور کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی ہے اِسی طرح نماز بھی گناہوں سے باز رکھتی (یعنی روکتی) ہے اور بے حیائی اور بری باتوں سے روک کر صحیح راہ دکھاتی ہے ❀ ایک قول کے مطابق اس کا معنیٰ ہے: نماز کا اجر و ثواب بروزِ قیامت نمازی کے لیے نور ہوگا ❀ ایک قول ہے: اس کا مطلب یہ ہے کہ بروزِ قیامت نمازی کے چہرے پر نماز نور بن کر ظاہر ہوگی نیز دنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر رَونق ہوگی۔ (شرح مسلم، 2/101 ملخصاً)

سجدے کا نشان پُل صراط پر ٹارچ کا کام دے گا

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی نماز

www.dawateislami.net

مسلمان کے دل کی، چہرے کی، قبر کی، قِیامت کی روشنی ہے۔ پُل صراط پر سجدے کا نشان بیٹری (ٹارچ) کا کام دے گا۔ ربِّ (پاک) فرماتا ہے: ﴿ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ﴾ (پ28، التحریم:8) (ترجَمۂ کنزالایمان: ان کا نور دوڑتا ہو گا ان کے آگے) (مراٰۃ المناجیح، 1/232)

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے — پڑھتا نہیں نماز وہ جنت سے دور ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نماز دین کا سُتُون ہے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا، دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اُس نے دین کو ڈھا (یعنی گرا) دیا۔ (منیۃ المصلی، ص13)

چمکتے چہرے

منقول ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو نمازیوں کو گِروہ دَر گِروہ (یعنی گروپس کی صورت میں) جنت کی طرف جانے کا حکم ہو گا، جب پہلا گروہ (Group) جنت میں داخلے کے لیے لایا جائے گا تو اُن کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے دَمکتے ہوں گے، فرشتے ان کا اِستِقبال کریں گے اور ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اُمّتِ محمدیہ کے نمازی ہیں، پھر پوچھا جائے گا: تمہارے اعمال (نمازوں) کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان سنتے ہی وضو کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور دنیا کی کوئی چیز ہمیں اس سے روک نہیں سکتی تھی۔ فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مستحق ہو (کہ تمہیں جنت میں داخل کیا جائے)۔ پھر دوسرا گروہ (Group) جنت میں داخلے کے لیے لایا جائے گا جن کا حُسن وجمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہ سے زیادہ ہو گا، ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم کون

ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے تھے، پھر پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز کے وقت سے پہلے ہی نماز کے لیے وُضو کر لیتے تھے (اور جب اذان سُنتے تھے فوراً مسجد میں حاضر ہو جاتے)۔ فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مُستَحِق ہو۔ پھر تیسرا گروہ جنّت میں داخلے کے لیے لایا جائے گا جن کا مَقام و مرتبہ اور حُسن وجَمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہوں سے کہیں زیادہ ہو گا، اُن کے چہرے آفتاب (یعنی سورج) کی طرح روشن ہوں گے، فرشتے اُن سے پوچھیں گے: تم اتنے خوب صورت اور اتنے اَعلیٰ مقام والے کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان ہونے سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے اور اذان مسجد میں ہی سنتے تھے، فرشتے کہیں گے: تم اِسی کے مُستَحِق ہو۔ (قُوت القُلُوب، 2/468)

اِک روز مومنو! تمہیں مرنا ضرور ہے ۔۔۔ پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے

جنّتوں کے دروازے کُھل جاتے ہیں

اللہُ اَکبر! نماز کتنی پیاری عبادت ہے کہ شروع کرتے ہی جنّتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، چنانچہ حضرتِ اُبو اُمامہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، شہنشاہِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُعَظّم ہے: ”بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اُس کے لیے جنّتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اُس کے اور پَرْوَرْدَگار کے درمیان حجابات (یعنی پردے) ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور حُورِ عِین (یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں) اُس کا اِستقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سِنکے نہ کھنکارے۔“ (معجم کبیر، 8/250، حدیث: 7980)

کوئی فرشتہ رکوع میں ہے کوئی سجدے میں

حضرت ابو سعید رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے کوئی ایسی چیز فَرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اِس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور فرشتوں پر فرض کرتا۔ اِن (یعنی فرشتوں) میں کوئی رُکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (الفردوس بماثور الخطاب، 1/165، حدیث:610)

عَرش والے فِرشتے مُسلمانوں کی بخشش مانگتے رہتے ہیں

منقول ہے کہ جب اللہ پاک نے سات آسمان پیدا فرمائے تو اِنہیں فرشتوں سے بھر دیا، وہ نماز پڑھ کر عبادت کرتے ہیں اور ایک گھڑی بھی تَساہُل (یعنی غفلت) نہیں کرتے۔ اللہ پاک نے ہر آسمان والوں کے لیے عبادت کی ایک خاص قِسم مُقرَّر فرمادی۔ چُنانچِہ بعض آسمان والوں پر یہ عبادت مُقرَّر ہوئی کہ وہ صُور پُھونکنے تک پاؤں پر کھڑے رہیں، ایک آسمان والے رُکوع میں جُھکے ہوئے ہیں، ایک آسمان والے سجدے میں ہیں، ایک آسمان والوں کے پَر اللہ پاک کے جَلال کے سامنے گِرے ہوئے ہیں، عِلِّیِّیْن (عِل۔لی۔یین یعنی ساتویں آسمان) والے اور عَرش والے عَرشِ الٰہی کے گِرد طواف کر رہے ہیں اور اللہ پاک کی حمد و تَسبیح کہہ (یعنی تعریف و پاکی بیان کر) رہے ہیں، اور زمین والوں کے لیے دُعائے بخشش مانگ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی فضیلت کی خاطر ان سب عبادتوں کو ایک نماز میں جمع کر دیا جاتا ہے تا کہ اِنہیں (یعنی مسلمانوں کو) ہر آسمان والوں کی عبادَت میں حصہ مل جائے۔
(مکاشفۃ القلوب، ص222) (مکاشفۃ القلوب (اردو)، ص451 ملخصا)

خالِق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مصطفٰے میں تمھیں لے کے جائے گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

ایک لاکھ فِرشتے

حضرت امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: "مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اُس سے فرشتوں کی دَس صفیں تَعَجُّب کرتی ہیں جن میں ہر ایک صف

www.dawateislami.net

دس ہزار کی ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اُس بندے پر اُن ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔"(احیاء العلوم، 1/231)(احیاء العلوم(اردو)، 1/526)

فرشتوں کے تَعَجُّب کرنے کی وجہ

حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ بندے کی نماز میں قِیام و قُعُود اور رُکوع و سُجُود جمع ہوتے ہیں جبکہ اللہ پاک نے ان چار ارکان کو 40 ہزار فرشتوں میں تقسیم کیا ہے۔ قِیام کرنے (یعنی کھڑے رہنے) والے فرشتے قیامت تک رُکوع نہیں کریں گے۔ سجدہ کرنے والے تا قیامت اس سے سر نہیں اُٹھائیں گے۔ اِسی طرح رُکوع اور قعدہ کرنے والوں کا حال ہے کیونکہ اللہ پاک نے فرشتوں کو جو قُرب (یعنی اپنی نزدیکی کا شرف) و رُتبہ عطا فرمایا ہے(اس کے مُطابِق) اِن پر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہنا لازِم ہے اس میں کمی بیشی (یعنی کم یا زیادہ) نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک نے ان کے متعلق خبر دیتے ہوئے پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت آیت 164 میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۟ۙ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: "اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مَقام معلوم ہے۔" تفسیر صراطُ الجنان جلد 8 صفحہ 357 تا 358 پر بیان کردہ آیتِ کریمہ کے حصّے (وَ مَا مِنَّاۤ یعنی ہم میں ہر ایک کے لئے) کے تحت ہے: (اس کی ایک) تفسیر یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضور سَیِّدُ الْمُرسَلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! "ہم فرشتوں کے گروہوں میں سے ہر ایک کیلئے ایک جگہ مُقَرَّر ہے جس میں وہ اپنے ربِّ پاک کی عبادت کرتا ہے۔" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالِشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔
(تفسیر روح البیان، 7/494 تا 495، تفسیر خازن، 4/28)

www.dawateislami.net

نماز نور ہے

حضرت ابو مالک اَشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ۔ یعنی نماز نور ہے۔

(مسلم، ص140، حدیث:223)

978-969-722-395-4
01082366

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net